Delay in Constitution of Haj Committees for 1989

श्री शमीम अहमद सिद्दीकी (दिल्ली) : जनाब वाइस चेयरमैन साहब, मैं आपकी तवज्जो, इस हाउस की तवज्जो इस तरफ दिलाना चाहता हूं कि हज 1989 का एलान हो चुका है और हज पे जाने वालों की तारीख 11 जनवरी मुकर्रर हो चुकी है, लेकिन हिन्दुस्तान की बहुत सी स्टेट्स के अंदर, खासकर दिल्ली और यू०पी० के अंदर, हज कमेटियों की तश्कील नहीं की गई है जिसकी वजह से फार्म भरने की तारीख में गड़बड़ी होने का अंदेशा है। जैसा कि इस हाउस को मालूम है पिछले सैशन के अंदर पिछले साल के हज की तारीख के सिलसिले में जो गड़बड़ियां हुई थीं, उनकी तरफ तवज्जो दिलाई गई थी। मैं हुकूमत का ध्यान इस तरफ दिलाना चाहता हूं और इस बात की मांग करता हूं कि हज कमेटियां, जिनकी वजह से 1988 के हज के अंदर गड़बड़ियां हुई थीं, उन हज कमेटियों को खतम किया जाए और अब नई हज कमेटियों की तश्कील की जाए।

इसके साथ ही मैं आज इस स्पेशल मैंशन के जरिए वजीरे आज़म श्री राजीव गांधी का भी धन्यवाद करता हूं कि जिन्होंने उन हजारों गरीब हाजियों के लिए पानी के जहाज की व्यवस्था की है और उसका एलान हो गया है। दूसरी चीज जो पिछले साल हज के मौके पर परेशानियां और दिक्कतें हुई थीं, हवाई जहाज और पानी के जहाज की तारीख मुकर्रर करने में देरी हुई थी, उस सिलसिले में मैं हुकूमत से मुतालबा करता हूं कि उन तारीखों का फौरन एलान किया जाए और इस बात की कोशिश की जाए कि जो पिछले साल गड़बड़ियां हुई थीं, उनकी रोकथाम हो और हज पे जाने वाले यात्रियों को पूरे आराम और आसाइश के साथ वहाँ पर भेजा जाए।

एक चीज की तरफ मैं और आखिर में ध्यान दिलाना चाहता हूं और शायद हुकूमत के ध्यान में यह बात है। मेरी सरकार से गुजारिश है कि हाजियों को जो रकम अपनी जरूरते जिन्दगी की चीजें लेने के लिए दी जाती थी उसमें से 7 हजार रुपए की रकम उनसे रिहायश के लिए काटी जाती है। लिहाजा मेरा मुतालबा है कि 7 हजार की उस रकम को फॉरेन एक्सचेंज में न लिया जाए और उनको इस बात के लिए सहूलियत दी जाए कि वे हज का अपना फर्ज अदा कर सकें।

आपने मुझे यह बात रखने का मौका दिया, इसके लिए मैं आपका शुक्रगुज़ार हूं।

श्री मोहम्मद खलीलुररहमान : जनाब वाइस चेयरमैन साहब, मैं इसकी ताईद करता हूं।

†[شری محمد خلیل الرحمان :

جناب وائس چیرمین صاحب - میں اس کی تائید کرتا ہوں -]

श्री मुहम्मद अमीन अंसारी : मैं भी इसकी ताईद करता हूं।

†[شری محمد امین انصاری :

میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں -]

†[شری محمد امین (مغربی بنگال): میں آپ کے ذریعے حکومت ہند کی توجہ تیتا گڑھ پیپر مل کی طرف دلانا چاہتا ہوں - تیتا گڑھ پیپر مل ۱۰۰ ورش پرانا کارخانہ ہے اور اسکا بہت نام بھی ہوا - اس میں کچھ خاص قسم کے کاغذ تیار ہوتے تھے - ایک نمبر کا کارخانہ تیتا گڑھ پشچمی بنگال میں ہے - اور دو نمبر کا کارخانہ کھکانارہ میں آندھرا پردیش میں ہے - یہ دونوں کارخانے تین سال سے بند پڑے ہوئے ہیں - اسکے بند ہونے کی وجہ مزدوروں کی کوئی مانگ نہیں ہے بلکہ کچھ تو کچھ مال کی کمی اور کچھ انتظامیہ کی خرابی اور کچھ منصوبہ بندی کی

†[ ] Transliteration in Arabic Script.

کمی یہ سب ملاکر کے ان کارخانوں میں بحران پیدا ہوا ہے - دونوں کارخانوں میں کام کرنے والوں مزدوروں کی تعداد ۸۰۰۰ ہے جنمیں زیادہتر لوگ اتر پردیش کے ہیں خاص کر الہ آباد ضلع کے ہیں جو اپنی روزی روٹی کمانے کیلئے وہاں جاتے ہیں - اور ان کارخانوں میں لگے ہوئے ہیں - اب تین سال سے یہ کارخانے بند ہونے کی وجہ سے کیا حالت ہو سکتی ہے وہ آپ سمجھ سکتے ہیں- لوگ تباہ ہو گئے ہیں- ابھی بھی یہ معاملہ بی - آئی - ایف - آر - میں پڑا ہوا ہے - انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ نے اسکی تحقیقات بھی کی تھی - اور اسکی رپورٹ انکے پاس ہے - لیکن کارخانے کھلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی ہے - بیچ میں یہ خبر اخباروں میں نکلی کہ حکومت ہند پنجاب میں ۲۴۰ کرور روپئے کا منصوبہ بنا کر نئی مانڈن پیپر مل کھولنے جا رہی ہے - اس سے ان مزدوروں کی پریشانیاں اور بھی بڑھ گئی ہیں جسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ انہیں ملک کے کسی حصہ میں کوئی نیا کارخانہ کھلنے سے کوئی اعتراض ہو - کارخانہ کھلنے کی ضرورت جہاں بھی ہوئی وہاں کھلنا چاہئے - لیکن پرانے کارخانے جو پہلے سے بند پڑے ہوئے ہیں- انکی طرف دھیان دینا چاہئے گر یہ نہیں ہوا تو پھر کچے مال کی جو کمی ہے وہ کمی برقرار رہےگی - بنگال میں کچے مال کی کمی ہے - آسام اڑیسہ - ان سب جگہوں سے کچا مال جایا کرتا تھا - آسام میں بھی اب پیپر مل کھل گئی ہے - اڑیسہ میں بھی پیپر مل کھل گئی ہے - اسلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ حکومت ہند دیش میں کچے مال کے مناسب بٹوارے پر دھیان دے - اگر یہ نہیں کیا گیا تو جو نئے کارخانے کھولیں گے - وہ بھی نہیں چل پائیں گے - اور پرانے کارخانوں کی مصیبت بھی دور نہیں ہوگی - اسکے ساتھ ہی یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کاغذ کی ضرورت دیش میں بڑھتی جا رہی ہے - اور یہ ضرورت پوری کرنے کے لئے سرکار فورین ایکسچینج خرچ کرکے ودیشوں سے کاغذ منگا رہی ہے - اس طرح سے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہے - کہ آخر اس معاملے میں کیا حل نکلےگا - اسلئے میں آپ کے ذریعے انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ اور حکومت ہند سے یہ مانگ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس معاملے کو دیکھے - ان کارخانوں کو چلانے میں کوئی بہت زیادہ روپئے پیسے کی ضرورت نہیں ہوگی کچھ روپیہ تو دینا پڑیگا - اور ٹھیک ڈھنگ سے اگر یہ چلیں تو ۸ ہزار لوگوں کی روزی بحال ہو جائیگی اور ایک بڑی مصیبت سے ہم لوگ بچ سکیں گے -]

Agitation of Medical Teachers in Rajasthan

SHRI JASWANT SINGH (Rajasthan): Mr. Vice-Chairman, Sir, I refer to the continuing difficulty and agitation and the mass casual leave taken by the medical teachers in the State of Rajasthan and throughout the medical colleges of Rajasthan.